

اگر ناامیدی اس پر چھا جاتی ہے تو حسرت و اندوہ اس کیلئے جان لیوا بن جاتے ہیں، اور اگر غضب اس پر طاری ہوتا ہے تو غم و غصہ شدت اختیار کر لیتا ہے، اور اگر خوش و خوشنود ہوتا ہے تو حفظ و مقدم کو بھول جاتا ہے، اور اگر اچانک اس پر خوف طاری ہوتا ہے تو فکر و اندیشہ دوسری قسم کے تصورات سے اسے روک دیتا ہے۔ اگر امن و امان کا دور دورہ ہوتا ہے تو غفلت اس پر قبضہ کر لیتی ہے، اور اگر مال و دولت حاصل کر لیتا ہے تو دولت مند کی اسے سرکش بنا دیتی ہے، اور اگر اس پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو بے تابی و بے قراری اسے رسوا کر دیتی ہے، اور اگر فقر و فاقہ کی تکلیف میں مبتلا ہو تو مصیبت و ابتلا سے جکڑ لیتی ہے، اور اگر بھوک اس پر غلبہ کرتی ہے تو ناتوانی اسے اٹھنے نہیں دیتی، اور اگر شکم پری بڑھ جاتی ہے تو یہ شکم پری اس کیلئے کرب و اذیت کا باعث ہوتی ہے۔

ہر کوتاہی اس کیلئے نقصان رساں اور حد سے زیادتی اس کیلئے تباہ کن ہوتی ہے۔

(۱۰۹)

ہم (اہلبیتؑ) ہی وہ نقطہ اعتدال ہیں کہ پیچھے رہ جانے والے کو اس سے آکر ملنا ہے اور آگے بڑھ جانے والے کو اسکی طرف پلٹ کر آنا ہے۔

(۱۱۰)

حکم خدا کا نفاذ وہی کر سکتا ہے جو (حق کے معاملہ میں) نرمی نہ برتے، عجز و کمزوری کا اظہار نہ کرے اور حرص و طمع کے پیچھے نہ لگ جائے۔

(۱۱۱)

سہل ابن حنیف انصاری حضرت کو سب لوگوں میں زیادہ عزیز تھے۔ یہ جب آپؑ کے ہمراہ صفین سے پلٹ کر کوفہ پہنچے تو انتقال فرما گئے جس پر حضرت نے فرمایا:

وَ اِنْ مَكَكَهُ الْيَأْسُ قَتَكَهُ الْاَكْسَفُ،
وَ اِنْ عَرَضَ لَهُ الْغَضَبُ اشْتَدَّ بِهِ الْغَيْظُ،
وَ اِنْ اَسْعَدَهُ الرِّضَى نَسِيَ التَّحَفُّظَ،
وَ اِنْ غَالَهُ الْخَوْفُ شَغَلَهُ الْحَذَرُ،
وَ اِنْ اتَّسَعَ لَهُ الْاَمْنُ اسْتَلْبَثَتْهُ الْغِرَّةُ،
وَ اِنْ اَفَادَ مَالًا اَطْعَاهُ الْغِنَى،
وَ اِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ فَضَحَهُ الْجُرْعُ،
وَ اِنْ عَظَّتْهُ الْفَاقَةُ شَغَلَهُ الْبَلَاءُ،
وَ اِنْ جَهَدَهُ الْجُوعُ قَعَدَ بِهِ الضَّعْفُ،
وَ اِنْ اَفْرَطَ بِهِ الشَّبَعُ كَطَّتْهُ الْبِطْنَةُ،

فَكُلُّ تَقْصِيرٍ بِهِ مُضِرٌّ، وَ كُلُّ اِفْرَاطٍ لَهُ مُفْسِدٌ.

(۱۰۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

نَحْنُ النُّبُوَّةُ الْوَسْطَى، بِهَا يَلْحَقُ التَّائِي، وَ اِلَيْهَا يَرْجِعُ الْغَائِي.

(۱۱۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا يُقِيمُ اَمْرَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ اِلَّا مَنْ لَا يُصَانِعُ، وَ لَا يُضَارِعُ، وَ لَا يَتَّبِعُ الْمَطَامِعَ.

(۱۱۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ قَدْ تُوَفِّي سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ الْاَنْصَارِيُّ بِالْكُوفَةِ بَعْدَ مَرْجِعِهِ مَعَهُ مِنْ صِفِّينَ، وَ كَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيْهِ:

اگر پہاڑ بھی مجھے دوست رکھے گا تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جائے گا۔
سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ: چونکہ اس کی آزمائش کڑی اور سخت ہوتی ہے،
اس لئے مصیبتیں اس کی طرف لپک کر بڑھتی ہیں اور ایسی آزمائش
انہی کی ہوتی ہے جو پرہیزگار، نیکو کار، منتخب و برگزیدہ ہوتے ہیں اور ایسا ہی
آپؐ کا دوسرا ارشاد ہے:

(۱۱۲)

جو ہم اہل بیتؑ سے محبت کرے اسے جامہ فقر پہننے کیلئے
آمادہ رہنا چاہیے۔
سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: حضرتؑ کے اس ارشاد کے ایک اور معنی بھی کئے
گئے ہیں جس کے ذکر کا عمل نہیں ہے۔

شاید اس روایت کے دوسرے معنی یہ ہوں کہ جو ہمیں دوست رکھتا ہے اسے دنیا طلبی کیلئے تگ و دو نہ کرنا چاہیے، خواہ اس کے نتیجہ میں اسے
فقر و افلاس سے دوچار ہونا پڑے، بلکہ قناعت اختیار کرتے ہوئے دنیا طلبی سے الگ رہنا چاہیے۔

☆☆☆☆☆

(۱۱۳)

عقل سے بڑھ کر کوئی مال سود مند اور خود بینی سے بڑھ کر کوئی تنہائی
وحشت ناک نہیں، اور تدبیر سے بڑھ کر کوئی عقل کی بات نہیں، اور کوئی
بزرگی تقویٰ کے مثل نہیں، اور خوش خلقی سے بہتر کوئی ساتھی اور ادب
کے مانند کوئی میراث نہیں، اور توفیق کے مانند کوئی پیشرو اور اعمال خیر
سے بڑھ کر کوئی تجارت نہیں، اور ثواب کا ایسا کوئی نفع نہیں، اور کوئی
پرہیزگاری شبہات میں توقف سے بڑھ کر نہیں، اور حرام کی طرف
بے رغبتی سے بڑھ کر کوئی زہد اور تفکر و پیش بینی سے بڑھ کر کوئی علم نہیں،
اور ادائے فرائض کے مانند کوئی عبادت اور حیا و صبر سے بڑھ کر کوئی
ایمان نہیں، اور فروتنی سے بڑھ کر کوئی سرفرازی اور علم کے مانند کوئی

(۱۱۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا مَالَ أَعْوَدُ مِنَ الْعَقْلِ، وَلَا وَحْدَةَ
أَوْ حَشٍ مِنَ الْعُجْبِ، وَلَا عَقْلٌ كَالْتَدْبِيرِ، وَ
لَا كَرَمٌ كَالْتَّقْوَى، وَلَا قَرِينٌ كَحُسْنِ
الْخُلُقِ، وَلَا مِيرَاثٌ كَالْأَدَبِ، وَلَا قَائِدٌ
كَالتَّوْفِيقِ، وَلَا تِجَارَةٌ كَالْعَمَلِ الصَّالِحِ، وَلَا
رِبْحٌ كَالثَّوَابِ، وَلَا وَرَعٌ كَالْوُقُوفِ عِنْدَ
الشُّبُهَةِ، وَلَا زُهْدٌ كَالزُّهْدِ فِي الْحَرَامِ، وَلَا
عِلْمٌ كَالْتَّفَكُّرِ، وَلَا عِبَادَةٌ كَادَاءِ الْفَرَاغِ،
وَلَا إِيْمَانٌ كَالْحَيَاءِ وَ الصَّبْرِ، وَلَا حَسَبٌ

بزرگی و شرافت نہیں، حلم کے مانند کوئی عزت اور مشورہ سے مضبوط کوئی پشت پناہ نہیں۔

(۱۱۳)

جب دنیا اور اہل دنیا میں نیکی کا چلن ہو اور پھر کوئی شخص کسی ایسے شخص سے کہ جس سے رسوائی کی کوئی بات ظاہر نہیں ہوئی سو غن رکھے تو اس نے اس پر ظلم و زیادتی کی، اور جب دنیا و اہل دنیا پر شر و فساد کا غلبہ ہو اور پھر کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے حسن ظن رکھے تو اس نے (خود ہی اپنے کو) خطرے میں ڈالا۔

(۱۱۵)

امیر المؤمنین علیؑ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کا حال کیسا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ:

اس کا حال کیا ہوگا جسے زندگی موت کی طرف لئے جا رہی ہو، اور جس کی صحت بیماری کا پیش خیمہ ہو، اور جسے اپنی پناہ گاہ سے گرفت میں لے لیا جائے۔

(۱۱۶)

کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جنہیں نعمتیں دے کر رفتہ رفتہ عذاب کا مستحق بنایا جاتا ہے، اور کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو اللہ کی پردہ پوشی سے دھوکا کھائے ہوئے ہیں اور اپنے بارے میں اچھے الفاظ سن کر فریب میں پڑ گئے ہیں، اور مہلت دینے سے زیادہ اللہ کی جانب سے کوئی بڑی آزمائش نہیں ہے۔

(۱۱۷)

میرے بارے میں دو قسم کے لوگ تباہ و برباد ہوئے: ایک وہ چاہنے والا جو حد سے بڑھ جائے، اور ایک وہ دشمنی رکھنے والا جو عداوت رکھے۔

كَالْتَّوَّاضِعِ، وَ لَا شَرَفَ كَالْعَلِمِ، وَ لَا عِزًّا كَالْحَلِمِ، وَ لَا مُظَاهَرَةً أَوْ ثِقًا مِنَ الْمَشَاوِرَةِ.

(۱۱۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِذَا اسْتَوَى الصَّلَاحُ عَلَى الزَّمَانِ وَ أَهْلِهِ، ثُمَّ آسَاءَ رَجُلٌ الظَّنَّ بِرَجُلٍ لَمْ تَظْهَرِ مِنْهُ خِزْيَةٌ، فَقَدْ ظَلَمَ! وَ إِذَا اسْتَوَى الفُسَادُ عَلَى الزَّمَانِ وَ أَهْلِهِ، فَأَحْسَنَ رَجُلٌ الظَّنَّ بِرَجُلٍ، فَقَدْ غَرَّرَ.

(۱۱۵) وَقِيلَ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَيْفَ نَحْدُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

كَيْفَ يَكُونُ حَالُ مَنْ يَفْنَى بِبَقَائِهِ، وَ يَسْقُمُ بِصِحَّتِهِ، وَ يُؤْتَى مِنْ مَّأْمَنِهِ.

(۱۱۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَمْ مِنْ مُسْتَدْرَجٍ بِالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ، وَ مَغْرُورٍ بِالسُّتْرِ عَلَيْهِ، وَ مَفْتُونٍ بِحُسْنِ الْقَوْلِ فِيهِ! وَ مَا ابْتَلَى اللهُ أَحَدًا بِبِئْسِ الْإِمْلَاءِ لَهُ.

(۱۱۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

هَلَكَ فِي رَجُلَانِ: مُحِبُّ غَالٍ، وَ مُبْغِضُ قَالٍ!

(۱۱۸)

موقع کو ہاتھ سے جانے دینا رنج و اندوہ کا باعث ہوتا ہے۔

(۱۱۹)

دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے، جو چھونے میں نرم معلوم ہوتا ہے، مگر اس کے اندر زہر ہلاہل بھرا ہوتا ہے، فریب خوردہ جاہل اس کی طرف کھینچتا ہے اور ہوشمند و دانا اس سے بچ کر رہتا ہے۔

(۱۲۰)

حضرت سے قریش کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ: (قبیلہ) بنی مخزوم قریش کا مہکتا ہوا پھول ہیں، ان کے مردوں سے گفتگو اور ان کی عورتوں سے شادی پسندیدہ ہے، اور بنی عبد شمس دور اندیش اور پیٹھ پیچھے کی اوجھل چیزوں کی پوری روک تھام کرنے والے ہیں، لیکن ہم (بنی ہاشم) تو جو ہمارے ہاتھ میں ہوتا ہے اسے صرف کر ڈالتے ہیں اور موت آنے پر جان دینے میں بڑے جوانمرد ہوتے ہیں، اور یہ (بنی عبد شمس) گنتی میں زیادہ، حیلہ باز اور بد صورت ہوتے ہیں، اور ہم خوش گفتار، خیر خواہ اور خوبصورت ہوتے ہیں۔

(۱۲۱)

ان دونوں قسم کے عملوں میں کتنا فرق ہے: ایک وہ عمل جس کی لذت مٹ جائے لیکن اس کا وبال رہ جائے، اور ایک وہ جس کی سختی ختم ہو جائے لیکن اس کا اجر و ثواب باقی رہے۔

(۱۲۲)

حضرت ایک جنازہ کے پیچھے جا رہے تھے کہ ایک شخص کے بننے کی آواز سنی جس پر آپ نے فرمایا:

گویا اس دنیا میں موت ہمارے علاوہ دوسروں کیلئے لکھی گئی ہے، اور گویا یہ حق (موت) دوسروں ہی پر لازم ہے، اور گویا جن مرنے

(۱۱۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اِضَاعَةُ الْفُرْصَةِ غُصَّةٌ.

(۱۱۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ الْحَيَّةِ، لَيِّنٌ مَّسَّهَا، وَ السَّمُّ النَّاقِعُ فِي جَوْفِهَا، يَهْوِي إِلَىهَا الْغُرُّ الْجَاهِلُ، وَيَحْذَرُهَا ذُو اللَّبِّ الْعَاقِلُ!

(۱۲۰) وَهُدَيْلٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَنْ قُرَيْشٍ، فَقَالَ:

أَمَّا بَنُو مَخْزُومٍ فَرِيحَانَةٌ قُرَيْشٍ، تُحِبُّ حَدِيثَ رِجَالِهِمْ، وَ التِّكَاخَ فِي نِسَائِهِمْ. وَ أَمَّا بَنُو عَبْدِ شَمْسٍ فَأَبْعَدُهَا رَأْيًا، وَ أَمْنَعُهَا لِمَا وَرَاءَ ظَهْرِهَا. وَ أَمَّا نَحْنُ فَأَبْذُلُ لِمَا فِي أَيْدِينَا، وَ أَسْخَعُ عِنْدَ الْمَوْتِ بِنُفُوسِنَا. وَ هُمْ أَكْثَرُ وَ أَمْكُرُ وَ أَنْكَرُ، وَ نَحْنُ أَفْصَحُ وَ أَنْصَحُ وَ أَصْبَحُ.

(۱۲۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

شَتَّانَ مَا بَيْنَ عَمَلَيْنِ: عَمَلٍ تَذْهَبُ لَذَّتُهُ وَ تَبْقَى تَبِعَتُهُ، وَ عَمَلٍ تَذْهَبُ مَوْتُهُ وَ يَبْقَى أَجْرُهُ.

(۱۲۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ تَبِعَ جَنَازَةً فَسَمِعَ رَجُلًا يَصْحَكُ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

كَانَ الْمَوْتُ فِيهَا عَلَى غَيْرِنَا كِتَبٌ، وَ كَانَ الْحَقُّ فِيهَا عَلَى غَيْرِنَا وَجَبٌ، وَ كَانَ الذِّمِّيُّ